مختصر تعارف

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ امام الحرم المکی

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ کا شمار عالم اسلامی کے مشہور و ممتاز قراء وعلمائے کرام میں ہوتا ہے۔آپ کا مخصوص لہجہ دنیا بھر میں اس قدر مقبول ہے کہ سب سے زیادہ آپ ہی کے لہجے کی نقل کی جاتی ہے۔شیخ صاحب ان قراء میں سے ہیں جن کی سریلی آواز میں تلاوت سب سے زیادہ سنی جاتی ہے جبکہ اردو سمیت مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ ان کی آواز میں پورے قرآن کریم کی ریکارڈنگ مختلف ریڈیو اسٹیشنوں سے بھی نشر ہوتی ہے۔وہ حفص عن عاصم الکوفی کی روایت میں قراءت کرتے ہیں۔شیخ سدیس ۲۰۰۵ء سے عالم اسلامی کی پانچ سو بااثر شخصیات کی فہرست میں شامل ہیں۔وہ مسجد حرام کے سب سے سینئر امام وخطیب ہیں جبکہ مسجد حرام اور مسجد نبوی کے امور کی نگران کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے پر بھی فائز ہیں۔سعودی عرب میں یہ عہدہ وفاقی وزیر کے برابر سمجھا جاتا ہے۔شیخ سدیس اور شیخ سعود الشریم چونکہ مسجد حرام کے سینئر ترین امام ہیں اس لیے حرمین شریفین میں انہیں ''شیخین'' کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس حفظہ اللہ ۱۰ فروری ۱۹۶۰ء کو سعودی دارالحکومت ریاض میں پیدا ہوئے۔ان کا تعلق مشہور قبیلہ عنزہ سے ہے۔ان کا آبائی علاقہ سعودی عرب کا شہر القصیم ہے۔شیخ سدیس کی کنیت ابوعبدالعزیز اور لقب ''السدیس'' ہے۔شیخ سدیس نے بچپن ہی میں ریاض کے ایک تعلیمی ادارے سے بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔انہوں نے ابتدائی تعلیم مثنی بن حارثہ ایلیمنٹری سکول ریاض میں حاصل کی۔۱۹۷۹ء میں ریاض سائنٹیفک انسٹی ٹیوٹ سے گریجویشن کی۔۱۹۸۳ء میں ریاض یونیورسٹی سے شریعہ کی ڈگری حاصل کی۔۱۹۸۷ء میں امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی سے ماسٹر کیا، جبکہ ڈاکٹریٹ کی سند ۱۹۹۵ء میں ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے حاصل کی اور بعدازیں اسی جامعہ میں معین مدرس کی حیثیت سے تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔ شیخ سدیس کو ۲۳ مئی ۱۹۸۴ء میں (رمضان المبارک میں) شاہی فرمان کے تحت مسجد حرام میں امام مقرر کیا گیا۔اس مبارک عہدے پر فائز ہو کر انہوں نے سب سے پہلے عصر کی نماز پڑھائی۔اسی سال رمضان میں انہوں نے مسجد حرام میں پہلا خطبہ جمعہ بھی دیا۔شیخ سدیس، کے تقویٰ اور خشیت الٰہی کا یہ عالم ہے کہ وہ اکثر و بیشتر نمازوں کے دوران روتے رہتے ہیں۔وہ رمضان المبارک میں ختم القرآن کے موقع پر رقت آمیز طویل دعا کراتے ہیں جس میں شریک ۲۰ لاکھ سے زائد افراد میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جس کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب نہ بہتا ہو۔گذشتہ حج (ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ) کے موقع پر سعودی مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل شیخ کی خرابی صحت کے باعث پہلی بار

شیخ سدیس نے عرفات میں حج کا خطبہ بھی دیا۔۱۴۳۳ھ میں شیخ سدیس کو امور حرم مکی و مدنی کی صدارت کا منصب عطا کیا گیا۔ ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ کو منگل کے روز شاہی فرمان جاری ہوا، جس میں سابق صدر صالح بن عبدالرحمٰن الحصین کی صحت کی خرابی کے پیش نظر ان کا استعفیٰ قبول کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن السدیس کو ان کی جگہ صدر مقرر کیا گیا۔ شیخ عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ اپنی خوبصورت آواز اور قرآن کریم کی بہترین اور پُر اثر تلاوت کے علاوہ اپنے زوردار خطبوں کی وجہ سے بھی شہرت رکھتے ہیں جو وہ امت مسلمہ کی حالت زار پر حرم مکی میں دیتے ہیں، ان کے دل میں امت مسلمہ کا بہت درد ہے جس کا اظہار ان کے خطبات اور دعاؤں میں ہوتا ہے۔

۲۰۰۷ء میں شیخ سدیس نے پاکستان کا دورہ کیا جہاں ان کا فقید المثال استقبال کیا گیا، شیخ سدیس کی آواز میں اللہ تعالیٰ نے بڑی تاثیر رکھی ہے۔ دنیا میں متعدد افراد پورا قرآن کریم صرف ان کی ریکارڈنگ سن کر حفظ کر چکے ہیں اور متعدد غیر مسلم ان کی تلاوت سن کر اسلام کی طرف راغب ہوئے ہیں۔ یوٹیوب میں ایک امریکی نوجوان کی اپنی ویڈیو اپ لوڈ ہے جس میں وہ امریکی سڑکوں پر گھومتا ہے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو شیخ سدیس کی تلاوت سنا کر ان سے پوچھتا ہے کہ کیسے لگا؟ ان تمام افراد کا کہنا ہے کہ اس کلام کا ان کے دل پر عجیب اثر ہوا۔ ایک امریکی جو خود کو ملحد بتاتا ہے، شیخ سدیس کی تلاوت سن کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگتا ہے۔ شیخ سدیس حفظہ اللہ کا امام حرم بننے کا واقعہ بھی بڑا عجیب ہے انہوں نے حرم شریف میں خطبہ کے دوران ایک مرتبہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''اے ماؤں! اپنی اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو، چاہے کتنا ہی غصہ کیوں نہ ہو، ان کیلئے منہ سے خیر کا کلمہ ہی نکالا کرو، اولاد کو لعن طعن، سب وشتم اور بددعائیں دینے والی مائیں سن لیں کہ والدین کی ہر دعا و بددعا قبول کی جاتی ہے۔ ایک لڑکا ہوا کرتا تھا، اپنے ہم عمر لڑکوں کی طرح شرارتی، چھوٹی موٹی غلطیاں کرنے والا۔ مگر ایک دن شاید غلطی اور شرارت ایسی کر بیٹھا کہ اس کی ماں کو طیش آ گیا، غصے سے بھری ماں نے لڑکے سے کہا: چل بھاگ ادھر سے اللہ تعالیٰ تجھے حرم شریف کا امام بنائے۔ یہ بات بتاتے ہوئے شیخ سدیس پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے، ذرا ڈھارس بندھی تو رندھی ہوئی آواز میں بولے: اے امت اسلام! دیکھ لو وہ شرارتی لڑکا میں کھڑا ہوں تمہارے سامنے۔'' اپنی والدہ کی وفات کے بعد ایک انٹرویو کے دوران انہوں نے اپنی اس شرارت، جس پر ان کی ماں نے ''بددعا'' دی تھی کے بارے میں بتایا کہ میری والدہ، والد صاحب کیلئے کھانا تیار کر رہی تھیں، اس دوران میں مٹی میں کھیل رہا تھا اور میں مٹھی بھر مٹی تیار شدہ سالن میں ڈال کر بھاگ گیا جس پر والدہ نے طیش میں آ کر مجھے یہ ''بددعا'' دی۔

شیخ عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ اتنے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود تواضع وانکساری و عاجزی وملنساری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے، وہ کبھی معذور حجاج و معتمرین کی وہیل چیئر چلاتے دیکھے جاتے ہیں اور کبھی انہیں حرم شریف کے غریب خدام کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھ کر افطار کرتے ہوئے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ بسا اوقات وہ ان خدام کے جلو میں مطاف شریف کی صفائی کرتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ (بشکریہ: روزنامہ ''امت'' کراچی)